ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ النساء

آیات ۱۔۲

يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ
مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ① وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ
اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ②

ح و ب

حَابَ يَحُوْبُ (ن) حَوْبًا: کسی جرم کا ارتکاب کرنا' گنہگار ہونا۔

حُوْبٌ (اسم ذات): جرم' گناہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب: ''وَاتَّقُوْا'' کا مفعولِ اوّل ''اَللّٰهَ'' ہے اور ''اَلْاَرْحَامَ'' مفعولِ ثانی ہے۔ ''تَسَآءَلُوْنَ'' دراصل ''تَتَسَاءَلُوْنَ'' ہے۔ ''كَانَ'' کی خبر ہونے کی وجہ سے ''رَقِيْبًا'' حالتِ نصب میں ہے۔

ترجمہ:

يَاَيُّهَا النَّاسُ: اے لوگو!	اتَّقُوْا: تم تقویٰ اختیار کرو
رَبَّكُمُ: اپنے ربّ کا	الَّذِيْ: جس نے
خَلَقَكُمْ: پیدا کیا تم کو	مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ: ایک ہی جان سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَّخَلَقَ: اور (اس نے) پیدا کیا
زَوْجَهَا: اس کا جوڑا
مِنْهُمَا: ان دونوں سے
وَّنِسَآءً: اور عورتیں
اللّٰهَ الَّذِيْ: اس اللہ (کی ناراضگی) سے
بِهٖ: جس (کے حوالے) سے
اِنَّ: یقیناً
كَانَ: ہے
رَقِيْبًا: نگران
الْيَتٰمٰى: یتیموں کو
وَلَا تَتَبَدَّلُوا: اور تم مت بدلو
بِالطَّيِّبِ: پاکیزہ سے
اَمْوَالَهُمْ: ان کے مال
اِنَّهٗ: یقیناً یہ
حُوْبًا كَبِيْرًا: ایک بڑا جرم

مِنْهَا: اس سے
وَبَثَّ: اور (اس نے) پھیلائے
رِجَالًا كَثِيْرًا: بہت سے مرد
وَاتَّقُوا: اور تم بچو
تَسَآءَلُوْنَ: تم لوگ باہم مانگتے ہو
وَالْاَرْحَامَ: اور رشتہ داروں (کی حق تلفی) سے
اللّٰهَ: اللہ
عَلَيْكُمْ: تم پر
وَاٰتُوا: اور تم پہنچاؤ
اَمْوَالَهُمْ: ان کے مال
الْخَبِيْثَ: گندے کو
وَلَا تَاْكُلُوْٓا: اور تم مت کھاؤ
اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ: اپنے مالوں میں شامل کر کے
كَانَ: ہے

نوٹ: كَانَ کا ترجمہ ''تھا'' کے بجائے ''ہے'' کیا گیا ہے' کیونکہ یہاں آفاقی صداقت کا بیان ہے۔ اسی طرح ''لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ'' کا ترجمہ قاعدے کے مطابق کیا گیا ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ بدلے میں جو لیتے ہیں وہ بِنَفْسِهٖ آتا ہے اور جو دیتے ہیں اس پر ''بِ'' کا صلہ آتا ہے۔ لیکن یہاں معنی مراد یہ نہیں ہے کہ یتیم کے مال میں سے گندی چیز لے کر اس کی جگہ پاکیزہ چیز مت رکھو' بلکہ مراد اس کے برعکس ہے۔ مفسرین نے اس کی یہ توجیہہ کی ہے کہ یتیم کے مال سے اچھی سمجھ کر جو چیز لو گے وہ تمہارے لیے حرام ہے' اس لیے گندی ہے اور اپنی جو ناکارہ چیز اس کی جگہ رکھو گے وہ تمہارے لیے حلال ہے' اس لیے پاکیزہ ہے۔

آیات ۳ تا ۵

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ
فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۭ۝ وَاٰتُوا
النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْۗـــــًٔا مَّرِيْۗـــــًٔا ۝ وَلَا
تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ
قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

ع و ل

عَالَ يَعُوْلُ (ن) عَوْلًا: (۱) ناانصافی کرنا (۲) بوجھل ہونا' عیال دار ہونا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ن ح ل

نَحَلَ يَنْحَلُ (ف) نَحْلًا: کسی کو کوئی چیز خوشی سے دینا۔

نِحْلَةٌ (اسم ذات): (۱) عطیہ' تحفہ۔ (۲) خوشدلی۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

نَحْلٌ: شہد کی مکھی۔ ﴿وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ﴾ (النحل:٦٨) ''اور الہام کیا تیرے ربّ نے شہد کی مکھی کی طرف۔''

ھ ن ء

هَنَى يَهْنِئُ (ف) هِنَاءٌ: کھانے کا خوشگوار ہونا۔

هَنِيْءٌ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت): ہمیشہ اور ہر حال میں خوشگوار۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

م ر ء

مَرَءَ يَمْرَءُ (ف) مَرْءًا: کھانے کا مفید ہونا۔

مَرِيْءٌ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت): ہمیشہ اور ہر حال میں مفید۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

مَرِءَ يَمْرَءُ (س) مَرْءًا: زنانہ طرز کا ہونا۔

مَرُءَ يَمْرُءُ (ک) مُرُوْءَةً: مروت والا ہونا۔

مَرْءٌ (اسم ذات): (۱) انسان (جس میں عورت اور مرد دونوں شامل ہیں) (۲) آدمی' مرد۔ ﴿يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ﴾ (النبا:٤٠) ''جس دن دیکھے گا انسان اس کو جو آگے بھیجا اس کے دونوں ہاتھوں نے''۔ ﴿مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ﴾ (البقرۃ:١٠٢) ''وہ جدائی ڈالتے ہیں جس سے مرد اور اس کی بیوی کے مابین۔''

اِمْرُؤٌ (حالتِ نصبی اِمْرَءًا ۔ حالتِ جری اِمْرِئٍ۔ شروع میں ہمزۃ الوصل ہے) (اسم ذات): (۱) انسان۔ (۲) آدمی' مرد۔ ﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ﴾ (النور:١١) ''ہر انسان کے لیے ان میں سے وہ ہے جو اس نے کمایا گناہ میں سے''۔ ﴿اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ﴾ (النساء:١٧٦) ''اگر کوئی مرد ہلاک ہوا''۔ ﴿مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ﴾ (مریم:٢٨) ''نہیں تھا تیرا باپ کوئی برا آدمی۔''

اِمْرَاَةٌ ج نِسَاءٌ اور نِسْوَةٌ (اس میں بھی ہمزۃ الوصل ہے) (اسم ذات): عورت ﴿وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ﴾ (القصص:٩) ''اور کہا فرعون کی عورت نے''۔ ﴿وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ﴾ (یوسف:٣٠) ''اور کہا کچھ عورتوں نے اس شہر میں۔''

ترکیب: ''اَلَّا'' دراصل ''اَنْ لَّا'' ہے۔ ''يَتِيْمٌ'' واحد اور اس کی جمع ''يَتٰمٰى'' مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے آتا ہے۔ یہاں ''يَتِيْمٌ'' لڑکیاں مراد ہیں۔ ''فَوَاحِدَةً'' کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ فعل محذوف کا مفعول ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یعنی یہ ''فَانْكِحُوْا وَاحِدَةً'' ہے۔ ''نِحْلَةً'' حال ہے۔ ''مِنْهُ'' کی ضمیر ''صَدُقٰتِ'' کے لیے ہے۔ ''هَنِيْٓئًا مَّرِيْٓئًا'' حال ہے ''كُلُوْهُ'' کی ضمیر مفعولی کا' جو 'شَيْءٍ' کے لیے ہے۔ ''جَعَلَ'' کا مفعول 'الَّتِيْ' ہے۔

ترجمہ:

وَاِنْ : اور اگر
خِفْتُمْ : تمہیں خوف ہو
اَلَّا تُقْسِطُوْا : کہ تم انصاف نہیں کرسکو گے
فِي الْيَتٰمٰى : یتیم (لڑکیوں) میں
فَانْكِحُوْا : تو تم نکاح کرو
مَا : ان سے جو
طَابَ : پسندیدہ ہوں
لَكُمْ : تمہارے لیے
مِّنَ النِّسَآءِ : عورتوں میں سے
مَثْنٰى : دو دو
وَثُلٰثَ : اور تین تین
وَرُبٰعَ : اور چار چار
فَاِنْ : پھر اگر
خِفْتُمْ : تمہیں خوف ہو
اَلَّا تَعْدِلُوْا : کہ تم برابری نہیں کرسکو گے
فَوَاحِدَةً : تو پھر (نکاح کرو) ایک سے
اَوْ مَا : یا اس سے جس کے
مَلَكَتْ : مالک ہوئے
اَيْمَانُكُمْ : تمہارے داہنے ہاتھ
ذٰلِكَ : یہ
اَدْنٰى : زیادہ قریب ہے
اَلَّا تَعُوْلُوْا : کہ تم لوگ ناانصافی نہ کرو
وَاٰتُوا : اور تم ادا کرو
النِّسَآءَ : عورتوں کو
صَدُقٰتِهِنَّ : ان کے حق مہر
نِحْلَةً : خوش دلی سے
فَاِنْ : پھر اگر
طِبْنَ : وہ (خواتین) پسند کریں
لَكُمْ : تمہارے لیے
عَنْ شَيْءٍ : کوئی چیز (دینا)
مِّنْهُ : اس میں سے
نَفْسًا : اپنے آپ
فَكُلُوْهُ : تو تم کھاؤ اس کو
هَنِيْٓئًا : خوشگوار ہوتے ہوئے
مَّرِيْٓئًا : مفید ہوتے ہوئے
وَلَا تُؤْتُوا : اور تم مت دو
السُّفَهَآءَ : نادانوں کو
اَمْوَالَكُمْ : اپنے مال
الَّتِيْ : جن کو
جَعَلَ : بنایا
اللّٰهُ : اللہ نے
لَكُمْ : تمہارے لیے
قِيٰمًا : کھڑے ہونے کا ذریعہ (معیشت میں)
وَّارْزُقُوْهُمْ : اور رزق دو ان کو
فِيْهَا : اس میں سے
وَاكْسُوْهُمْ : اور پہناؤ ان کو
وَقُوْلُوْا : اور کہو
لَهُمْ : ان سے
قَوْلًا مَّعْرُوْفًا : بھلی بات

نوٹ ۱: مادہ ''ص د ق'' کی لغت البقرۃ: ۲۳ میں دی گئی ہے۔ وہاں لفظ ''صَدُقَةٌ'' رہ گیا تھا۔ اس کے معنی ہیں بیوی کا حق مہر۔ اس کی جمع ''صَدُقَاتٌ'' ہے۔ اسی طرح مادہ ''ق وم'' کی لغت الفاتحہ: ۵ میں دی گئی ہے۔ وہاں لفظ ''قِیَامٌ'' رہ گیا تھا۔ یہ مصدر بھی ہے اور اسم الفاعل ''قَائِمٌ'' کی جمع بھی ''قِیَامٌ'' آتی ہے۔ جیسے ﴿سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾﴾ (الفرقان) ''سجدے کرنے والے ہوتے ہوئے اور کھڑے ہونے والے ہوتے ہوئے''۔ اس کے علاوہ ''قِیَامٌ'' اسم ذات بھی ہے۔ اس کے معنی ہیں وہ چیز جس پر کھڑا ہوا جائے۔ جیسے کِتَابٌ وہ چیز جس پر لکھا جائے۔ یہاں مال کے حوالے سے قِیَامًا آیا ہے۔ اس کا مطلب ہے معاشی لحاظ سے جس پر کھڑا ہو یعنی معیشت کا ذریعہ۔

نوٹ ۲: زیر مطالعہ آیت ۳ میں بیک وقت چار تک شادیاں کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ لیکن ایک سے زیادہ شادی کی مخالفت کرنے والے جدید تعلیم یافتہ لوگ بھی اسی آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ یہ اجازت مخصوص حالات میں مخصوص لوگوں کے لیے ہے اور چار شادیاں کرنے کی عام اجازت اسلام میں کہیں نہیں ہے۔ اس مسئلہ کو ایک مثال سے آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ روزوں کے متعلق جب یہ آیت اتری کہ تم لوگ کھاؤ پیو یہاں تک کہ سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے واضح ہو جائے (البقرۃ: ۱۸۷) تو ایک صحابی سحری کے وقت سیاہ اور سفید دھاگے کو دیکھا کرتے۔ جب رنگوں کا فرق واضح ہو جاتا تو کھانا بند کر دیتے۔ حضور ﷺ نے انہیں سمجھایا کہ صاحب کلام یعنی اللہ تعالیٰ کی اس آیت سے یہ مراد نہیں ہے۔ اس مثال کے حوالے سے یہ اصول ذہن نشین کر لیں کہ قرآن مجید کی کسی آیت کے اور خاص طور سے عملی ہدایات والی آیات کے جو معانی رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیے ہیں' وہ ہمارے لیے حرفِ آخر ہیں۔ جب اہل زبان کے لیے ممکن نہیں تھا کہ صرف آیات کے الفاظ سے وہ اللہ تعالیٰ کی منشا اور مرضی معلوم کر لیں تو پھر ہم کس قطار شمار میں ہیں؟

متعدد احادیث اور اقوالِ صحابہؓ سے اس آیت کے معنی مراد کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اس وقت نہ صرف عرب بلکہ پوری دنیا میں کثرتِ ازواج کا رواج تھا۔ اس آیت میں اس کی حد بندی کی گئی ہے۔ چار سے زیادہ شادیاں کرنے پر پابندی عائد کی گئی ہے اور چار تک شادیاں کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

کہتے ہیں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ چوتھی اور تیسری شادی تو دور کی بات ہے ہم تو وہ لوگ ہیں جو دوسری شادی کو بھی بہت بُرا سمجھتے ہیں' اس لیے عائلی قوانین میں اس پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اس درخت کا پھل یہ سامنے آیا کہ آج اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اسلامی معاشرے میں لیڈی سیکرٹری یا گرل فرینڈ رکھنا رواج کی بات ہے' داشتہ رکھنا تو کمال کی بات ہے' لیکن دوسری شادی کرنا معاشرتی عذاب کی بات ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ! ع ''حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں!''

آیت ۶

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝

ب د ر

بَدَرَ يَبْدُرُ (ن) بُدُوْرًا : کام میں جلدی کرنا۔

بَدْرٌ (اسم علم) : مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مشہور جگہ کا نام جہاں جنگ بدر ہوئی تھی۔

بَادَرَ يُبَادِرُ (مفاعلہ) بِدَارًا : کسی کام کو وقت سے پہلے کرنا' عجلت کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب: ''اٰنَسْتُمْ'' کا مفعول ''رُشْدًا'' ہے۔ ''لَا تَاْكُلُوْا'' کا مفعول ''ھَا'' کی ضمیر ہے' جبکہ ''اِسْرَافًا'' اور ''بِدَارًا'' حال ہیں۔ ''غَنِيًّا'' اور ''فَقِيْرًا'' ''كَانَ'' کی خبریں ہیں۔ ''فَاَشْهِدُوْا'' کا مفعول محذوف ہے۔ ''عَلَيْهِمْ'' متعلق فعل ہے اور اس میں ''هُمْ'' کی ضمیر ''اَلْيَتٰمٰى'' کے لیے ہے۔ ''بِاللّٰهِ'' پر ''بَا'' خوبی کلام کے لیے ہے' البتہ اپنے لفظی معنی سے مبرّیٰ ہے اور یہ ''كَفٰى'' کا فاعل ہے۔ ''حَسِيْبًا'' حال یا تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہوا ہے۔

ترجمہ:

وَابْتَلُوا : اور تم آزمایا کرو	اَلْيَتٰمٰى : یتیموں کو
حَتّٰى : یہاں تک کہ	اِذَا : جب
بَلَغُوا : وہ پہنچیں	النِّكَاحَ : نکاح (کی عمر) کو
فَاِنْ : پھر اگر	اٰنَسْتُمْ : تم پاؤ
مِّنْهُمْ : ان میں	رُشْدًا : کچھ معاملہ فہمی
فَادْفَعُوْٓا : تو لوٹاؤ	اِلَيْهِمْ : ان کی طرف
اَمْوَالَهُمْ : ان کے مال	وَلَا تَاْكُلُوْهَآ : اور مت کھاؤ اس کو
اِسْرَافًا : ضرورت سے زیادہ ہوتے ہوئے	وَّبِدَارًا : اور عجلت کرتے ہوئے
اَنْ : کہ (کہیں)	يَّكْبَرُوْا : وہ بڑے ہو جائیں
وَمَنْ : اور جو	كَانَ : ہے
غَنِيًّا : مالدار	فَلْيَسْتَعْفِفْ : تو اسے چاہیے کہ وہ باز رہے
وَمَنْ : اور جو	كَانَ : ہے
فَقِيْرًا : محتاج	فَلْيَاْكُلْ : تو اسے چاہیے کہ وہ کھائے
بِالْمَعْرُوْفِ : دستور کے مطابق	فَاِذَا : پھر جب
دَفَعْتُمْ : تم لوٹاؤ	اِلَيْهِمْ : ان کی طرف
اَمْوَالَهُمْ : ان کے مال	فَاَشْهِدُوْا : تو گواہ بناؤ

عَلَيۡهِمۡ :ان پر — وَ كَفٰى :اور کافی ہے

بِاللّٰهِ :اللہ — حَسِيۡبًا: حساب لینے والا

نوٹ ۱: ماقبل آیت ۵ میں ہدایت ہے کہ نادانوں کو اپنے مال مت دو۔ اس میں اَلسُّفَهَاۗءُ کے لفظ میں عمومیت ہے۔ پھر اَمۡوَالَهُمۡ نہیں کہا بلکہ اَمۡوَالَكُمۡ کہا ہے۔ یعنی یہ نہیں کہا کہ ان کے مال مت دو' بلکہ کہا ہے کہ اپنے مال مت دو۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ ہدایت یتیموں کے لیے مخصوص نہیں بلکہ عام ہے' خواہ وہ اپنے بچے ہوں یا یتیم ہوں۔ ہدایت یہ ہے کہ بچوں کو پیسہ دینے کے بجائے ان کی ضرورت کی اشیاء فراہم کرو۔

اس آیت سے بچوں کو جیب خرچ دینے کی ممانعت کا جواز پیدا کرنا میرے خیال میں درست نہیں ہے' کیونکہ اس طرح بچوں کی مالی معاملات میں تربیت کرنے اور ان میں معاملہ فہمی پیدا کرنے کا عمل رک جائے گا۔ البتہ اس آیت سے یہ راہنمائی ضرور حاصل ہوتی ہے کہ ضروریات فراہم کرنے کے ساتھ جیب خرچ دینے میں احتیاط کی جائے اور کھلا جیب خرچ نہ دیا جائے۔ نیز اس بات کی نگرانی ضرور کی جائے کہ بچے اپنا جیب خرچ کہاں اور کیسے خرچ کرتے ہیں۔ اس طرح جیب خرچ کو ان کی مالی تربیت کا ذریعہ بنایا جائے۔

نوٹ ۲: اپنے بچوں کی تربیت کے لیے تو عموماً ہر شخص فکر مند ہوتا ہے۔ اس لیے آیت زیر مطالعہ میں یتیموں کا خصوصیت سے ذکر کر کے ہدایت دی کہ بچوں کے بالغ ہونے سے پہلے تک ان کو آزماتے رہو' کیونکہ آزمائش تربیت کا جزو لاینفک ہے۔ مالی تربیت میں آزمائش کا مطلب یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے خرید و فروخت کے معاملات ان کے سپرد کر کے ان کی صلاحیت کا امتحان لیتے رہو اور ان کی ذہنی بلوغت کا اندازہ کرتے رہو۔

نوٹ ۳: یتیموں کا مال ان کے حوالے کرنے کے لیے دو شرطیں عائد کی گئی ہیں۔ ایک بلوغت اور دوسرا رشد۔ رُشۡدًا کا لفظ نکرہ لا کر اس کی طرف اشارہ کر دیا کہ مکمل دانشمندی شرط نہیں ہے' بلکہ کسی قدر ہوشیاری بھی اس کے لیے کافی ہے کہ یتیموں کے مال ان کے حوالے کر دیے جائیں۔

دوسری شرط کے متعلق امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے کہ سنِ بلوغ کو پہنچنے پر اگر یتیم میں رشد نہ پایا جائے تو اس کے ولی کو زیادہ سے زیادہ سات سال اور انتظار کرنا چاہیے۔ پھر خواہ رُشد پایا جائے یا نہ پایا جائے' اس کا مال اس کے حوالے کر دینا چاہیے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے کہ مال حوالے کرنے کے لیے بہر حال رُشد کا پایا جانا ناگزیر ہے۔ مولانا مودودیؒ کی رائے ہے کہ ایسی صورت میں قاضی سے رجوع کیا جائے اور اگر قاضی پر ثابت ہو جائے کہ اس میں رشد نہیں پایا جاتا تو وہ اس کے معاملات کی نگرانی کے لیے کوئی مناسب انتظام کر دے۔

آیات ۷ تا ۱۰

لِلرِّجَالِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ مِمَّا قَلَّ مِنۡهُ اَوۡ كَثُرَ‌ نَصِيۡبًا مَّفۡرُوۡضًا ۝ وَاِذَا حَضَرَ الۡقِسۡمَةَ اُولُوا الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنُ فَارۡزُقُوۡهُمۡ مِّنۡهُ وَقُوۡلُوۡا لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۝ وَلۡيَخۡشَ الَّذِيۡنَ لَوۡ تَرَكُوۡا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝

ق س م

قَسَمَ يَقْسِمُ (ض) قَسْمًا : کسی چیز کے حصّے کرنا اور بانٹ دینا' تقسیم کرنا۔ ﴿اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ﴾ (الزخرف:۳۲) ''کیا یہ لوگ بانٹتے ہیں تیرے رب کی رحمت کو۔''

مَقْسُوْمٌ (اسم المفعول) : تقسیم کیا ہوا' بٹا ہوا۔ ﴿لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝﴾ (الحجر) ''ان میں سے ہر ایک دروازے کے لیے ایک بٹا ہوا حصہ ہے۔''

قِسْمَةٌ (اسم فعل) : بانٹ' تقسیم۔ آیت زیر مطالعہ۔

قَسَمٌ (اسم ذات) : اولیاءِ مقتول پر تقسیم کیا جانے والا حلف۔ پھر ہر حلف اور قسم کے لیے آتا ہے: ﴿وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝﴾ (الواقعۃ) ''اور یقیناً یہ ایک عظیم قسم ہے' اگر تم سمجھو۔''

اَقْسَمَ يُقْسِمُ (افعال) اِقْسَامًا : حلف اٹھانا' قسم کھانا۔ ﴿وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ﴾ (الانعام:۱۰۹) ''اور انہوں نے قسم کھائی اللہ کی اپنے حلف کی کوشش کرتے ہوئے۔''

قَسَّمَ يُقَسِّمُ (تفعیل) تَقْسِيْمًا : بتدریج بانٹنا۔

مُقَسِّمٌ (اسم الفاعل) : بانٹنے والا۔ ﴿فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝﴾ (الذاریات) ''پھر قسم ہے حکم کو بانٹنے والیوں کی۔''

قَاسَمَ يُقَاسِمُ (مفاعلہ) مُقَاسَمَةً : دوسرے کو قسم دینا۔ ﴿وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝﴾ (الاعراف) ''اور اس نے قسم دی ان دونوں کو کہ یقیناً میں تم دونوں کے لیے نصیحت کرنے والوں میں سے ہوں۔''

تَقَاسَمَ يَتَقَاسَمُ (تفاعل) تَقَاسُمًا : ایک دوسرے سے قسم لینا۔

تَقَاسَمْ (فعل امر) : ایک دوسرے سے قسم لو ﴿قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ﴾ (النمل:۴۹) ''انہوں نے کہا تم لوگ ایک دوسرے سے حلف لو کہ ہم لازماً شب خون ماریں گے اس پر (صالح علیہ السلام) اور اس کے گھر والوں پر۔''

اِقْتَسَمَ يَقْتَسِمُ (افتعال) اِقْتِسَامًا : اہتمام سے بانٹنا۔

مُقْتَسِمٌ (اسم الفاعل) : اہتمام سے بانٹنے والا۔ ﴿كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۝﴾ (الحجر) ''جیسا کہ ہم نے اُتارا اہتمام سے تقسیم کرنے والوں پر۔''

اِسْتَقْسَمَ يَسْتَقْسِمُ (استفعال) اِسْتِقْسَامًا : بانٹ چاہنا' تقسیم کرنے کی کوشش کرنا۔ ﴿وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۭ﴾ (المائدۃ:۳) ''اور وہ جو ذبح کیا گیا استھان پر اور یہ کہ تم لوگ تقسیم کرنے کی کوشش کرو فال کے تیروں سے۔''

س د د

سَدَّ یَسُدُّ (ن) سَدًّا : کوئی رخنہ یا دراز بند کرنا' درست کرنا' دیوار یا آڑ کھڑی کرنا۔

سَدٌّ (اسم ذات) : دیوار' آڑ۔ ﴿وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا﴾ (یٰسٓ:۹) ''اور ہم نے بنایا ان کے سامنے ایک آڑ۔''

سَدِیْدٌ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت) : درست' ٹھیک ۔ آیت زیر مطالعہ۔

ص ل ی

صَلٰی یَصْلِیْ (ض) صَلْیًا : کسی چیز کو آگ پر بھوننا' آگ میں ڈالنا۔

صَلِیَ یَصْلٰی (س) صِلِیًّا : آگ کی تپش جھیلنا' آگ میں گرنا' آیت زیر مطالعہ۔

اِصْلَ (فعل امر) : تو جل۔ ﴿اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ﴿۶۴﴾﴾ (یٰسٓ) ''تم لوگ جلو اس میں آج بسبب اس کے جو تم انکار کیا کرتے تھے۔''

صَالٍ (اسم الفاعل) : جلنے والا۔ ﴿اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ﴿۵۹﴾﴾ (ص) ''بے شک یہ لوگ آگ میں جلنے والے ہیں۔''

اَصْلٰی یُصْلِیْ (افعال) اِصْلَاءً : کسی کو آگ میں داخل کرنا' گرانا۔ ﴿فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا﴾ (النساء: ۳۰) ''تو عنقریب ہم داخل کریں گے اس کو آگ میں۔''

نُصْلِ (مضارع مجزوم میں جمع متکلم کا صیغہ) : ﴿وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ﴾ (النساء:۱۱۵) ''اور ہم داخل کریں گے اس کو دوزخ میں۔''

صَلّٰی یُصَلِّیْ (تفعیل) تَصْلِیَةً : کسی کو آگ میں بھوننا۔

صَلِّ (فعل امر) : تو بھون' تو جلا۔ ﴿خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ﴿۳۱﴾﴾ (الحاقة) ''تم لوگ اس کو پکڑو پھر اسے طوق ڈالو۔ پھر بھڑکتی آگ میں اس کو بھونو۔''

اِصْطَلٰی یَصْطَلِیْ (افتعال) اِصْطِلَاءً: اہتمام سے جلنا' آگ تاپنا' سینکنا۔ ﴿اَوْ اٰتِیْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ﴿۷﴾﴾ (النمل) ''یا میں لاؤں تمہارے پاس ایک سلگتا انگارہ شاید تم لوگ آگ تاپو۔''

س ع ر

سَعَرَ یَسْعَرُ (ف) سَعْرًا : (۱) کسی کو اشتعال دلانا' بھڑکانا۔ (۲) آگ جلانا۔

سَعِیْرٌ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت) : ہمیشہ جلنے والی آگ' شعلوں والی آگ۔ آیت زیر مطالعہ۔

سُعُرٌ : دیوانگی' پاگل پن' جنون۔ ﴿اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ﴿۴۷﴾﴾ (القمر) ''یقیناً مجرم لوگ گمراہی اور جنون میں ہیں۔''

سَعَّرَ یُسَعِّرُ (تفعیل) تَسْعِیْرًا : کثرت سے آگ جلانا' آگ کو خوب بھڑکانا۔ ﴿وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ﴿۱۲﴾﴾ (التکویر) ''اور جب بھڑکتی آگ خوب بھڑکائی جائے گی۔''

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترکیب: ''تَرَکَ'' کا فاعل ''اَلْوَالِدٰنِ'' اور ''اَلْاَقْرَبُوْنَ'' ہیں اور ''اَلْاَقْرَبُوْنَ'' اسم تفضیل ہے۔ ''تَرَکَ'' کا مفعول ''مِمَّا'' (مِنْ مَا) کا ''مَا'' ہے۔ ''نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا'' حال ہے۔ ''حَضَرَ'' کے فاعل ''اُولُو الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنُ'' ہیں۔ ''اَلْقِسْمَۃَ'' ظرف ہونے کی وجہ سے حالت نصبی میں ہے۔ ''مِنْہُ'' کی ضمیر ''مِمَّا'' کے ''مَا'' کے لیے ہے۔ ''لَوْ تَرَکُوْا'' کا ''لَوْ'' شرطیہ ہے ''خَافُوْا'' اس کا جواب ہے۔ ''ذُرِّیَّۃً'' اسم جمع ہے اس لیے اس کی صفت جمع مکسر آئی ہے۔ ''ظُلْمًا'' حال ہے۔

ترجمہ:

لِلرِّجَالِ: مردوں کے لیے ہے
نَصِیْبٌ: ایک حصہ
مِّمَّا: اس میں سے جو
تَرَکَ: چھوڑا
الْوَالِدٰنِ: ماں باپ نے
وَالْاَقْرَبُوْنَ: اور زیادہ قریبی رشتہ داروں نے
وَلِلنِّسَآءِ: اور عورتوں کے لیے ہے
نَصِیْبٌ: ایک حصہ
مِّمَّا: اس میں سے جو
تَرَکَ: چھوڑا
الْوَالِدٰنِ: ماں باپ نے
وَالْاَقْرَبُوْنَ: اور زیادہ قریبی رشتہ داروں نے
مِمَّا: اس میں سے جو
قَلَّ: کم ہو
مِنْہُ: اس سے
اَوْ: یا
کَثُرَ: زیادہ ہو
نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا: فرض کیا ہوا حصہ ہوتے ہوئے
وَاِذَا: اور جب
حَضَرَ: حاضر ہوں
الْقِسْمَۃَ: تقسیم کے وقت
اُولُوا الْقُرْبٰی: قرابت والے
وَالْیَتٰمٰی: اور یتیم
وَالْمَسٰکِیْنُ: اور ضرورت مند لوگ
فَارْزُقُوْھُمْ: تو تم دو ان کو
مِّنْہُ: اس میں سے
وَقُوْلُوْا: اور کہو تم
لَھُمْ: ان سے
قَوْلًا مَّعْرُوْفًا: بھلی بات
وَلْیَخْشَ: اور چاہیے کہ ڈریں
الَّذِیْنَ: وہ لوگ جو
لَوْ: اگر
تَرَکُوْا: چھوڑیں
مِنْ خَلْفِھِمْ: اپنے پیچھے
ذُرِّیَّۃً ضِعٰفًا: کچھ کمزور اولادیں
خَافُوْا: تو وہ خوف کریں
عَلَیْھِمْ: ان کے بارے میں
فَلْیَتَّقُوا: پس چاہیے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں
اللّٰہَ: اللہ کا
وَلْیَقُوْلُوْا: اور چاہیے کہ کہیں
قَوْلًا سَدِیْدًا: ٹھیک بات
اِنَّ الَّذِیْنَ: بے شک وہ لوگ جو
یَاْکُلُوْنَ: کھاتے ہیں
اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی: یتیموں کے مال

ظُلْمًا: ظلم کرتے ہوئے

اِنَّمَا: تو کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

یَاْکُلُوْنَ: وہ کھاتے (یعنی بھرتے) ہیں

فِیْ بُطُوْنِھِمْ: اپنے پیٹوں میں

نَارًا: ایک آگ

وَسَیَصْلَوْنَ: اور وہ گریں گے

سَعِیْرًا: شعلوں والی آگ میں

نوٹ: مادہ ''ص ل و'' سے بابِ تفعیل کا فعل امر اصلاً صَلِّوْ بنتا ہے' جو قاعدے کے مطابق تبدیل ہو کر صَلِّ استعمال ہوتا ہے جس کے معنی ہیں تو نماز پڑھ۔ مادہ ''ص ل ی'' سے بابِ تفعیل کا فعلِ امر اصلاً صَلِّیْ بنتا ہے' اور قاعدے کے مطابق تبدیل ہو کر یہ بھی صَلِّ استعمال ہوتا ہے جس کے معنی ہیں تو آگ میں بھون۔ اس طرح دونوں ہم شکل ہو جاتے ہیں لیکن عبارت کے سیاق وسباق میں ان کی تمیز آسانی سے ہو جاتی ہے۔ ○○

بقیہ: مضامین قرآن

سے اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں سبقت کرنے والے ہیں۔ یہی تو اللہ کا بڑا فضل ہے۔''

جنت میں داخلے کے وقت اہل جنت کی زبانوں پر جو ترانے ہوں گے قرآن مجید میں مختلف مقامات پر ان کا ذکر ہوا ہے۔ ایسا ہی ایک ترانہ یہاں ملتا ہے:

﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۝۳۴ ۨ الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ۝۳۵﴾

''اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے ہر قسم کا رنج وغم دور کر دیا۔ یقیناً ہمارا رب مغفرت والا اور قدر دان ہے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ایسی عمدہ قیام کی جگہ لا اتارا ہے جہاں ہمیں نہ مشقت پیش آئے اور نہ تکان لاحق ہو۔''

اس کے معاً بعد کافروں کا حال بیان ہوا ہے کہ وہ جہنم میں ہوں گے۔ نہ تو اُن کو قضا ہی آئے گی کہ وہ مر جائیں اور نہ اُن سے دوزخ کا عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا۔

آخری آیت میں ایک قانون کا تذکرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر خطا کار کا اسی وقت فی الفور مواخذہ نہیں کرتا بلکہ اسے مہلت دیتا ہے۔ فرمایا:

﴿وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰی ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِیْرًا ۝۴۵﴾

''اور اگر اللہ مواخذہ (میں جلدی) کرتا بسبب ان کے گناہوں کے تو زمین پر کسی بھی حیوان کو نہ چھوڑتا' لیکن (اللہ) ان کو ڈھیل دیتا ہے وقت مقررہ تک۔ پھر جب وہ مقرر وقت آ گیا تو ان کا ربّ ان سے خوب واقف ہے۔''

یہ دھمکی کا انداز ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ تمہاری کوئی حرکت ہماری نگاہوں سے اوجھل ہے۔

© rasailojaraid.com